www.novelsclubb.com
راہِ سکون
از قلم حفصہ جاوید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راہِ سکون

از قلم

حفصہ جاوید

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے میں آرام سے سو رہی تھی جب اسکے موبائل کی بیل نے اسے جگایا وہ اکتاہٹ سے موبائل پر نگاہ ڈالتی اٹھی اور فون بند کر دیا یہ سردیوں کی صبح تھی صبح کے پانچ بج رہے تھے وہ اٹھی وضو کیا نماز پڑھی پھر سب کیلئے دعا کی۔ناشتہ بنایا کھایا اور پھر اپنے کافی بنائی اور واپس اپنے کمرے میں آگئی فون ابھی بھی ویسے ہی بج رہا تھا اسنے موبائل اٹھایا اور موبائل سوئچ آف کر دیا اور پھر اپنا کام کرنے لگی

وہ ابھی اٹھا تھا اور اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ واپس آیا تو بلیک کلر کی شرٹ اور جینز میں ملبوس بہت خوبصورت لگ رہا تھا وہ چھے فٹ دو انچ کا مرد تھا اسکی عمر اکیس سال تھی اور وہ بہت خوبصورت تھا۔اسکی آنکھیں بہت بڑی بڑی تھیں گلابی ہونٹ اور چہرے ایک خوبصورت سی مسکراہٹ جو کسی بھی انسان کو

باآسانی اپنا دیوانہ بنا سکتی تھی۔ وہ روم سے نکل کر کچن میں گیا پانی پیا اور پھر گھر سے باہر نکل گیا۔

وہ ابھی گھر سے نکلی ہی تھی کہ سامنے گاڑی میں بیٹھی علیزے کو اپنا منتظر پایا وہ گاڑی تک آئی ہی تھی کہ علیزے مادام بولنا شروع ہو چکی تھی۔ کتنی کالز کی مینے تمہیں جنت تم نے ایک بھی کال پک نہیں کی کیوں؟؟ وہ صدمے سے گنگ ہوتی بولی۔ جبکہ جنت ہمیشہ یہ ہی کیا کرتی تھی۔ اچھا گاڑی میں تو بیٹھ جانے دو جنت گاڑی کا دروازا کھولتی ہوئی بولی۔ ہاں جلدی کرو پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہیں ہم لوگ علیزے فکرمندی سے بولی حوصلہ رکھو یار جنت نے اسے تسلی دی۔ علیزے اس وقت پنک کلر کی فراک میں ملبوس بہت خوبصورت لگ رہی تھی اسنے اپنے ریشمی بال کھول رکھے تھے جو کمر تک آتے تھے وہ بظاہر سادہ مگر کسی کی بھی دل کی دھڑکن تیز کر دینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ اسکے بر عکس جنت بلیک عبایا میں

ملبوس تھی اسکی صرف آنکھیں ہی نظر آرہی تھی اور وہ بہت خوبصورت تھیں اسکی آنکھیں نہ تو زیادہ بڑی تھیں اور نہ ہی چھوٹی ہاں مگر جب وہ ہنستی تھی تو اسکی آنکھیں چھوٹی ہو جاتی تھیں۔

وہ گھر سے نکل کر پارک کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسکا موبائل بج اٹھا اسنے جینز کی جیب سے موبائل نکالا اور فون اٹھالیا۔دوسری طرف سے آواز آئی ہیلو کہاں گم ہو بھائی کہاں چلے گئے آپ صبح صبح ؟؟دوسری طرف والا انسان اب بولنا شروع ہو چکا تھا جبکہ اسکے چہرے پر ایک دلفریب سی مسکان ٹھہر گئی۔ہیلو آپ مجھے سن تو رہے ہیں نہ احمد بھائی ؟؟جی جی گڑیا سن رہا ہوں۔تو پھر جلدی سے گھر آئے دوسری طرف سے آواز ابھری۔اوکے گڑیا بس ابھی آیا اور اتنا کہہ کر اس نے فون رکھ دیا

انکی گاڑی ابھی ایک کالج کے سامنے آ کے روکی تھی وہ دونوں کالج کی طرف بڑھ گئیں یار دعا کرو ہم لیٹ نہ ہوئے ہوں علیزے پریشانی سے بولی۔ حوصلہ رکھو یار کچھ نہیں ہو گا۔ جنت نے پھر وہی لفظ بولے جو پہلے بولے تھے۔ہاں تم تو یہ ہی بولتی رہو بس علیزے چڑی۔اب وہ لوگ ایسے ہی باتیں کرتے جا رہے تھے جب علیزے کی سامنے سے آتے ہوئے انسان کے ساتھ زبردست ٹکر ہو گئی وہ اب اس انسان پر بھڑک اٹھی تھی اندھے ہو دیکھ کر نہیں چل سکتے کیا؟؟ وہ سامنے دیکھے بغیر شروع ہو چکی تھی جبکہ اسکے بغل میں کھڑی جنت اپنی ہنسی روکنے میں مصروف تھی جب وہ بندہ بول اٹھا۔ سوری۔ تمہارے سوری کا اچار ڈالوں۔۔۔۔ جب اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو اس کی زبان کو ایکدم بریک لگا اور وہ جنت کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔ تم ایسے ہی کیوں آ گئی تم نے تو ابھی اسکی کلاس لینی تھی نہ جنت علیزے کو تنگ کر رہی تھی۔ پتہ نہیں خاموشی سے چلو تم علیزے نے اسے ڈپٹ کر چپ کروایا۔

اب یہ منظر ہے ایک خوبصورت گھر کا یہ بہت خوبصورت گھر تھا بلکل کسی محل جیسا خوبصورت وہ ابھی حال میں داخل ہوا ہی تھا کہ ایک خوبصورت سی لڑکی آ کے اس سے لپک گئی۔لو جی بھائی کے آنے کی دیر تھی بس اور یہ محترمہ تو ایسے مل رہی ہے جیسے صدیوں سے بھائی سے ملی ہی نہ ہو۔یہ تھی اس محل جیسے خوبصورت گھر کی مالکن اور انکی امی جان عالیہ بیگم۔ہاں تو امی اب بھائی اتنے دنوں بعد گھر آئے گے تو ایسے ہی ملوں گی نہ۔زارا ناراضی سے بولی۔اتنے دن کہاں ابھی تو صرف دو دن ہی ہوئے ہیں گڑیا۔احمد نے اسکی تصیح کی۔لو زارا بیٹا سن لو اب آپکا بھائی خود ہی اپکو غلط بول رہا ہے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں؟؟عالیہ بیگم شرارت سے بولی۔بھائی؟؟میں ایسا بول سکتا ہوں کیا گڑیا؟؟احمد نے اسی سے سوال پوچھا۔آپ تو ایسے بول رہے ہیں جیسے میں آپکو جانتی ہی نہیں میں ناراض ہوں آپ دونوں سے میرے بابا اور عمر بھائی کہاں ہیں؟؟وہ ناراضگی سے بولی۔ویسے میں بھی اسی گھر کا فرد ہوں بلکہ گھر

کا بڑا بیٹا ہوں پر مجھے تو ہمیشہ سب بھول ہی جاتے ہیں۔ناراضگی سے بھرپور آواز آئی اور یہ ہیں یوسف صاحب اس گھر کے بڑے بیٹے لیکن یہ صرف نام کے ہی بڑے ہیں ورنہ شرارتوں اور پاگل پن میں تو موصوف بچوں کو بھی مات دیدیں پنگے کرنے میں تو محترم نے پی ایچ ڈی کرر کھی ہے۔بھائی ہم آپ کو بھول سکتے ہیں کیا؟؟زارا اب یوسف کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی گویا یقین دلایا ہو کہ میں تو آپ کو نہیں بھولی باقی سب کا پتہ نہیں۔ہم آپ کو جتنا بھی بھولنے کی کوشش کر لے پر آپ خود کو بھولنے کہاں دیتے ہو بھائی؟؟احمد شرارت سے بولا۔مطلب تم مجھے بھولنا چاہتے ہو؟؟وہ صدمے سے بولا۔اوفو بچوں چلو چپ کر جاؤ اب اور ناشتہ کرو۔عالیہ بیگم نے بروقت انہیں چپ کروایا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر ایک دفعہ انکی بحث شروع ہو گئی تو پھر انکی بحث ختم ہونے تک رات ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

ویسے علیزے کیا یہ تو وہی علیزے ہیں جسکی زبان کبھی بند نہیں ہوتی مگر کرش کے سامنے آتے ہی زبان بند منہ پہ تالا لگ جاتا ہے تمہارے جنت شرارت سے بولی۔

یار چپ کر جاؤ بس کردو اب علیزے نے اسے چپ کروانا چاہا۔پر جنت اثر لیے بنا پھر بولی ویسے اب جب بھی تمہیں چپ کروانا ہو گا میں عمر کو سامنے لے آؤ گی کیسا؟؟ بہت برا ویسے یار جنت میں نے اوورری ایکٹ تو نہیں کردیا کیا مطلب ایسے ہی آگئی؟؟علیزے پریشانی سے بولی۔کوئی تھوڑا تم نے سچ میں اوورری ایکٹ کردیا وہ بھی بہت زیادہ اور مجھے تو لگ رہا ہے عمر کو تو شک بھی ہو گیا ہو گا کہ تم اسے پسند کرتی ہو کیونکہ لڑکی اسی لڑکے کے سامنے کنفیوز ہوتی ہے جسے وہ پسند کرتی ہے لے علیزے بیٹا تو تو گئی۔جنت بظاہر سنجیدگی سے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹ کر بولی۔ہائے اللہ کیا سچ میں؟؟علیزے کو اور پریشانی لاحق ہوئی۔ہاں ہاں بلکل اچھا چل اب موڈ ٹھیک کر کلاس آگئی ہے۔پھر وہ کلاس میں داخل ہوئی صد شکر کہ وہ لیٹ نہیں ہوئی تھی۔انکے کلاس میں داخل ہونے کے پانچ منٹ بعد پروفیسر بھی آگئے اور لیکچر

www.novelsclubb.com

شروع کر دیا اب لیکچر بہت بورنگ ثابت ہوا تھا لیکن صرف جنت کے لیے علیزے تو لیکچر کو بہت انجوائے کر رہی تھی۔ جنت اپنے نقاب کا فائدہ اٹھاتی ہوئی بیگ سے لیز اور بیسکٹ نکال کر آنکے ساتھ انصاف کرنے لگی۔

ماما میں نے آپ سے کچھ پوچھا تھا شاید ؟؟ زارا ناشتہ کرتی ہوئی بولی۔ جی بیٹا آپ کے بابا تو آفس چلے گئے اور عمروہ کالج چلا گیا۔ عالیہ بیگم نے زارا کو بتایا۔ بابا اور عمر بھائی مجھ سے ملے بغیر چلے گئے ؟؟ وہ ناراضگی سے بولی۔ جی بیٹا اس وقت آپ سو رہی تھی اس لیے وہ لوگ چلے گئے۔ عالیہ بیگم نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔ ویسے گڑیا آپ کالج کیوں نہیں جا رہی آج کل ؟؟ اب احمد نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔ جی بھائی بس دل نہیں کر رہا۔ اور دل کیوں نہیں کر رہا؟؟ اب یوسف بولا۔ بس ایسے ہی زارا نے کندھے اچکائے۔ ویسے میں سوچ رہا تھا میں بھی بابا کے ساتھ آفس جوائن کرلوں۔ یوسف اپنے ارادے ظاہر کرتا ہے۔ سوچ تو اچھا رہے ہو آپ بیٹا۔

عالیہ بیگم نے اسکی تائید کی۔ ویسے سچ میں بھائی سوچ تو آپ اچھے رہے ہو۔ زارا اپنی مسکراہٹ دبا کر بولی۔ اور ابھی یوسف خوش ہونے ہی والا تھا کہ احمد بول پڑا۔ لیکن بھائی اگر آپکی یہ سوچ، سوچ ہی رہیں تو اچھا ہے کیونکہ اگر آپ آفس چلے گئے نہ تو پھر آفس والوں نے وہاں سے بھاگ جانا ہے۔ احمد لیکن پر زور دے کر بولا۔ اور یوسف صرف اسے گھور کر ہی رہ گیا۔

یہ لوگ چار بہن بھائی تھے سب سے بڑا یوسف پھر عمر پھر احمد اور اسکے بعد زارا اس گھر کی اکلوتی بیٹی اور اپنے بھائیوں کے دلوں پر راج کرنے والی ایک اکلوتی لڑکی جسے خاندان میں سب پاگلوں کی ملکہ کے نام سے پکارتے تھے (لیکن اسکے بھائیوں کے سامنے اسے اس نام سے کوئی نہیں پکار سکتا تھا سوائے ایک بندے کے) زارا النساء کالج سیالکوٹ میں سکینڈ ائیر میں تعلیم حاصل کر رہی تھی وہ بہت اچھی اسٹوڈنٹ تھی۔

عمر پنجاب کالج سیالکوٹ میں سی ایس ایس کے امتحان دے رہا تھا وہ پولیس افسر بننا چاہتا تھا وہ بہت خوبصورت تھا ہاں پر تھوڑا سنجیدہ تھا زارا اور یوسف کی نظر میں کھڑوس اور احمد کی نظر میں میسنا۔

احمد اسے ہمیشہ سے ہی سنگر ز پسند تھے اپنی گریجویشن مکمل کرنے کے بعد وہ ک پوپ کی طرف راغب ہوا اور آج وہ ک پوپ کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہیں وہ مشہور بوائے بینڈ کریزی گروپ کا میمبر اور ایک قابل سنگر ہے۔

یوسف وہ اپنی گریجویشن مکمل کر چکا ہے اور اب فری ہی ہوتا ہے وہ اپنے فیوچر کے بارے میں نہیں سوچتا اس کا کہنا ہے کہ جو ہونا ہو گا وہ ہو جائے گا فیوچر کی ٹینشن لیکر وقت سے پہلے خود کو بڈھا کرنے سے بہتر ہے کہ آپنے حال کو جی کر اور خوش رہ کر ہر روز خود کو جوان بنایا جائے۔اور اسکے پہلے تاثر پر مت جایئے گا آگے جا کے یہ آپ سب کے دل جیتنے والا ہے (انشاءاللہ)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جنت اپنے گھر کی اکلوتی بیٹی اور اپنے بھائی کی جان ہے اور وہ بہت خوبصورت بہت پیاری لڑکی ہے اسکی عمر بھی اکیس سال ہی ہیں وہ بہت شرارتی ہے اور سمجھدار بھی تھوڑی پاگل بھی اور سیانی بھی کچھ لوگوں کا ماننا ہوتا ہے کہ پردے کرنے والی لڑکیاں بورنگ ہوتی ہے جنت نے اس بات کو غلط ثابت کیا۔وہ حرام ریلیشن شپ کے خلاف تھی مگر علیزے کو اسکے کرش کے نام سے تنگ بھی کرتی تھی کیونکہ اسکا کہنا ہے کہ محبت کرنا گناہ نہیں ہے محبت کے نام پر اکیلے ملنا اور باتیں کرنا گناہ ہے جبکہ علیزے ایسا کچھ نہیں کرتی تھی وہ تو بس عمر سے خاموش محبت کرتی تھی اور اسے اپنا محرم بنانا چاہتی تھی۔ جنت کے بابا اپنا آفس سنبھالتے ہیں اور اسکی ڈارلنگ یعنی ماما وہ ہاؤس وائف ہے۔ جنت کے ایک بھائی بھی ہے جن کا نام داؤد ہے وہ چھبیس سال کے ہے اور بہت پیارے ہیں۔ وہ تبلیغ کا کام کرتے ہیں یعنی ان کا اپنا آفس ہے اور آجکل وہ ایک ایسا گروپ بنانا چاہتے ہیں جو آج کے نوجوانوں کی رہنمائی کریں یعنی آج کے زمانے میں انٹرنیٹ کو بہت اہمیت ملی ہے اور اسکے ذریعے

www.novelsclubb.com

ہی آج کے نوجوان خراب ہو رہے ہیں اور بس وہ اسی انٹرنیٹ کو استعمال کر کے نوجوانوں کو راہ راست پر لانا چاہتے ہیں۔ ویسے تو جنت کی بہت سی دوستیں ہیں پر علیزے اسکی خاص دوست ہے علیزے بہت معصوم ہے جو آسانی سے کسی پر بھی بھروسہ کر لیتی ہے اسکی ماں کی تو اسکے بچپن میں ہی ڈیتھ ہو گئی تھی اور اب وہ اپنے بابا کے ساتھ رہتی ہے جو داؤد کے ساتھ ہی کام کرتے ہیں۔

وہ ابھی اپنے کمرے میں آرام سے سو رہا تھا جب اسکے موبائل کی بیل نے اسے جگایا وہ اٹھا اور نیند میں بڑبڑاتے ہوئے فون اٹھا لیا۔ کون؟؟ وہ سلام دعا کیے بغیر بولا۔ تیرا باپ دوسری طرف سے آواز آئی اور اس آواز کو تو یہ کڑوروں لوگوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔ تو بتا کیا چاہیے اب باپ کو بیٹے سے؟ یہ شرارت سے بولا۔ اسامہ کے بچے سدھر جا۔ دوسری طرف والا بولا۔ یار کیا احمد کیوں ہم ترسے ہوئے لوگوں کو مزید جلا رہا ہے تو ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی میری بچے کہاں سے آئے گے؟ اب

www.novelsclubb.com

اسامہ اداس سا بولا۔اچھا او ترسے ہوئے انسان جلدی گھر آ تجھے ایک بات بتانی ہے اور ضروری ہے۔احمد سنجیدہ ہوا۔اچھا بس پانچ منٹ دیں میں ابھی آیا۔اسامہ بھی سنجیدہ ہوا۔یہ اسامہ ہے کریزی گروپ کا جانا مانا سنگر اینڈ ڈانسر اور احمد کا بہت اچھا دوست یہ اپنے گھر میں اکیلا رہتا ہے کیونکہ اس کے امی ابو کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔یہ بہت خوبصورت شخص ہے چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور جب یہ ہنستا ہے تو اسکی آنکھیں بند ہو جاتی ہے بلکل ویسے جیسے کورین لوگوں کی آنکھیں ہوتی ہیں۔گلابی ہونٹ بلکل ایسے جیسے گلابی لپسٹک لگائی ہو اور لمبی اٹھی ہوئی ناک آف کمال کا شخص ہے یہ بس قد تھوڑا چھوٹا ہے مطلب پانچ فٹ اور کچھ انچ ہو گا یا اس سے تھوڑا سا بڑا۔

www.novelsclubb.com

اسامہ بہت اداس رہتا ہے دوسروں کو ہنسانے والا اسامہ خود بہت اداس ہے وہ اپنے ماں باپ کو مس کرتا ہے پر کسی کو بتا نہیں سکتا اسے خالی گھر سے وحشت محسوس ہوتی ہے اسی لیے وہ زیادہ گھر سے باہر ہی رہتا اسکی حرکتیں دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ چوبیس سال کا نوجوان ہے جبکہ اسکی عقلمندی دیکھ کر کوئی انسان یہ نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہہ سکتا کہ یہ اتنا سمجھدار انسان اپنے دوستوں کے سامنے چار سال کا بچہ بن جاتا ہے۔

ابھی وہ لوگ ایک خوبصورت کمرے میں بیٹھے تھے اسامہ صوفے پہ بیٹھا تھا جبکہ احمد سامنے بیڈ پہ براجمان تھا۔ہاں۔ بھئی بول کیوں بلایا ہے صبح صبح میری نیند بھی خراب کردی۔اسامہ ہمیشہ کی طرح رف سے حلیے میں اسکے سامنے بیٹھا مستی میں بولا(وہ رف حلیے میں بھی کسی ریاست کو رحمدل شہزادلگ رہا تھا) صبح صبح؟؟احمد نے آبرو آچکائی نہیں مطلب بارہ ہی تو بج رہے تھے بس۔اسامہ فوراً بولا۔ بارہ تیس احمد نے اسکی تصیح کی۔اچھا بابا اب بول بھی دے کیوں بلایا ہے؟؟اسامہ بھی سنجیدہ ہوا۔یار اسحاق بھائی کا فون آیا تھا ہمارا نیو کنسرٹ ہے اور تیاری بلکل بھی نہیں ہے ہماری۔احمد پریشانی سے بولا تو ہارون ہے نہ وہ کروالے گا تیاری بھی۔اسامہ پھر ریلیکس ہوا۔یار ہارون خود پریشان ہے دیکھ اس سال ہم نے کوئی کام تو کیا نہیں

کمپنی نے بھی بس سیر ہی کروائی ہے ہمیں احمد اب بھی سنجیدہ تھا۔ ویسے یار مجھے تو سمجھ نہیں آرہا جتنی چول اور کنجوس ہماری کمپنی ہیں مطلب کمپنی کا اونر ہے اس نے ہم پہ اتنا خرچا کر کیسے لیا؟ اسے دل کا دورا کیسے نہیں پڑا یار۔ اسامہ مستی میں بولا۔

اسامہ!!!! احمد نے ہنسی دبائی جبکہ اسامہ ڈھیٹوں کی طرح ہنستا رہا۔

وہ لوگ اب گراؤنڈ میں آ کے بیٹھی تھی لیکچر ختم ہو چکا تھا وہ باتیں کرنے میں مصروف تھیں اور ساتھ ساتھ کچھ کھا بھی رہی تھیں تبھی شور کی آواز آئی اور وہ شور کی طرف بڑھی وہاں پہ ایک بچہ گرا تھا جسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی اس بچوں کو پھولوں سے الرجی تھی اور کسی لڑکی نے اس پھول دے دیا تھا وہ یہ بات نہیں جانتی تھی اور اب پریشانی سے رو رہی تھی۔ علیزے میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی اسے تھوڑا سا مریض کو چیک کرنا آتا تھا وہ سب کو پیچھے کر کے آگے بڑھی بچے کو سپی آر دیا قریبی ہسپتال کال کر کے ایمبولینس منگوائی اور بچے کو ہسپتال بھیج دیا اور اب

وہ اس لڑکی کو چپ کروا رہی تھی جو رو رہی تھی۔یہ سارا منظر دور سے دیکھ کر کوئی خوشی سے مسکرایا تھا۔(اب وہ کون تھا یہ سوچنا آپ کا کام ہے اللہ حافظ پھر ملے گے انشاءاللہ)

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com